''فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ'' {القصص ۲۸: ۲۴}

ترجمہ: اے ربِ کریم! جو بھلائی میرے لیے نازل فرمائے میں اس کا شدید محتاج ہوں۔

اسی لمحے رب کریم کے نادیدہ خزانوں کا منہ کھل گیا اور رزق حسنہ کے سوتے ابل پڑے۔ اس کلام سے واضح ہوا کہ واقعۃً دعا کا حیاتِ انسانی سے گہرا تعلق ہے۔ اور جو دعائیہ کلمات دل سے نکلتے ہیں بہت جلد اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتے ہیں۔ اور دل سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ دعا مانگنے والے یا ذکر کرنے والے کو معلوم ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگ رہا ہوں، اور اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا میں کیا کچھ کہہ رہا ہوں، اس لیے ازبس ضروری ہے کہ پڑھنے والے ان قرآنی آیات اور ادعیہ و اذکار کو بھی یاد کریں اور ان کے ترجموں سے بھی واقف ہوں تاکہ دونوں مقاصد پورے ہوں اور دعا یا ذکر و ثنا دل سے نکلے اور بارگاہِ الٰہی میں جلد از جلد قبول ہوں۔ مثلاً: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ'' کی اہمیت و عظمت اور اسکے پڑھنے کا شوق و ذوق اُس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس ذکرِ جلیل کے معنی معلوم نہ ہوں۔ اسی بات کے پیشِ نظر ہر آیتِ مبارکہ یا حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی اُس کے نیچے اردو ترجمے بھی اس اہتمام کے ساتھ کیے ہیں کہ پڑھنے والے کو ایک ایک لفظ کا ترجمہ سمجھ میں آجائے اور پوری آیتِ کریمہ یا دعا کا مطلب سمجھ کر پوری قلبی توجہ حاصل ہو جائے، تاکہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو اور اس کے اثرات و برکات اس طرح حاصل ہوں کہ پڑھنے والے کو محسوس ہو کہ میری فلاں دعا قبول ہوئی ہے اور یہ فلاں دعا کا اثر ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکے۔ لہٰذا ان ادعیہ قرآنیہ کو یاد بھی کرنا چاہیے اور ان کے ترجموں اور اسبابِ نزول کو جانتے ہوئے ان کو معمول میں لانا چاہیے۔

اسی اہمیت کے پیشِ نظر اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ قرآن مجید جیسے علم و ہدایت کے خزینے سے ان آبگینوں کو نکال کر اسکی اہمیت و فضیلت کو اجاگر کیا جائے اور اردو تفاسیر اور احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں اس کے شانِ نزول کو تفسیری انداز میں منظر عام پر لایا جائے۔ ادعیہ قرآنیہ کے منہج و اسلوب اور ماقبل کلام سے مناسبت کو بیان کیا جا سکے، انکی فصاحت و بلاغت کو بیان کیا جائے۔ اسی مناسبت سے موضوع تحقیق کا عنوان ''ادعیہ قرآنیہ: منتخب اردو تفسیری ادب کا مطالعہ'' رکھا گیا ہے۔

زیرِ نظر مقالہ تین ابواب پر مشتمل ہیں۔

باب اول میں دعا کا تعارف (معنی و مفہوم) ضرورت و اہمیت، آداب و اقسام، قبولیتِ دعا کی شرائط، اسباب اور ممنوع دعاؤں کا بیان، قبولیتِ دعا کے مقام و اوقات اور آخر میں دعا کے احکام و مسائل اور فلسفہ دعا اور دعا کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان موضوعات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

باب دوم دعاؤں کے اسبابِ نزول پر مشتمل ایک طویل باب ہے جس میں انبیاء علیہم السلام، مضطر اور دیگر اقوامِ عالم کی دعاؤں کا شانِ نزول متعدد تفاسیر کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔

باب سوم میں ادعیہ قرآنیہ کا منہج و اسلوب، فضائل اور انکی فصاحت و بلاغت پر کلام کیا گیا ہے۔